بسم اللہ الرحمن الرحیم

بانجھ گائے کی قربانی ہوجائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ بانجھ گائے کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب

قربانی درست واقع ہونے کے لیے قربانی کے جانور کا بڑے عیب سے پاک ہونا ضروری ہے اور مستحب یہ ہے کہ قربانی کا جانور چھوٹے بڑے، تمام ظاہری عیوب سے پاک ہو، جبکہ بچہ جننے کی صلاحیت نہ ہونا کوئی ظاہری عیب نہیں، لہٰذا پوچھی گئی صورت میں اگر اس گائے میں کوئی اور عیب نہ ہو، تو اس کی قربانی بلا کراہت جائز ہے۔

جانور کا بڑے عیوب سے پاک ہونا ضروری ہے، جیسا کہ علامہ اکمل الدین الرومی البابرتی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 786ھ/1384ء) لکھتے ہیں: "الأصل فيه أن العيب الفاحش مانع واليسير غير مانع، لأن الحيوان قلما ينجو عن يسير العيب، و اليسير ما لا أثر له في لحمها" ترجمہ: اس معاملہ میں اصل یہ ہے کہ فاحش یعنی بڑے عیب (قربانی سے) مانع ہے اور معمولی عیب مانع نہیں، کیونکہ جانور کم ہی معمولی عیب سے بچتا ہے اور معمولی عیب وہ ہے کہ جس کا اثر اس کے گوشت میں نہ ہو۔ (العنایۃ شرح الھدایۃ، کتاب الاضحیۃ، جلد9، صفحہ514، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

جبکہ تمام ظاہری عیوب سے سلامت ہونا مستحب ہے، جیسا کہ علامہ ابنِ عابدین شامی دِمشقی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1252ھ/1836ء) لکھتے ہیں: "قال القهستاني:۔۔۔ المستحب أن يكون سليما عن العيوب الظاهرة" یعنی: امام قہستانی فرماتے ہیں: مستحب یہ ہے کہ جانور تمام ظاہری عیوب سے پاک ہو۔ (ردالمحتار مع الدرالمختار، جلد06، صفحہ323، مطبوعہ مطبعۃ مصطفی البابی، مصر)

اسی کو امامِ اہلِ سُنَّت، امام اَحمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1340ھ/1921ء) نے یوں لکھا: "مستحب یہ ہے کہ کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں بالکل سلامت ہوں۔" (فتاوی رضویہ، جلد20، صفحہ458، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن لاہور)

قربانی کا مادہ جانور بچہ جننے کے قابل نہ ہو، تو بھی اس کی قربانی جائز ہے، چنانچہ امام لسان الدین، ابن الشحنہ حنفی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 882ھ/1477ء) لکھتے ہیں: "والعاجزة عن الولادة۔۔۔ تجوز" ترجمہ: اور جو (گائے، بکری وغیرہ قربانی کا جانور) بچہ جننے سے عاجز ہو، اس کی قربانی جائز ہے۔ (لسان الحکام، صفحہ388، مطبوعہ البابی الحلبی، القاھرۃ)

اسی کے متعلق "ردالمحتار" اور "فتاوی عالمگیری" میں ہے: واللفظ للاول: "تجوز التضحية بالمجبوب۔۔۔والعاجزة عن الولادة"

ترجمہ: مجبوب اور بچہ جننے سے عاجز جانور کی قربانی جائز ہے۔ (ردالمحتار، جلد6، صفحہ325، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

اسی کو مفتی جلال الدین امجدی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 1422ھ/2001ء) نے یوں لکھا: "بانجھ بکری کی قربانی جائز ہے، بشرطیکہ کوئی اور وجہ مانع نہ ہو۔" (فتاوی فیض الرسول، جلد2، صفحہ403، مطبوعہ اکبر بک سیلرز، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبدالرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: FatwaQA-079

تاریخ اجراء: 20 ربیع الاول 1448ھ/03 ستمبر 2026ء